Chapter 93 سورة الضّحٰی The bright morning

آیات 11

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالضُّحٰی ۝۱

1- چمکتا ہوا روشن دن اس حقیقت پر گواہ ہے!

وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۝۲

2- (اور) رات جس وقت سکون کے ساتھ طاری ہو جائے تو وہ بھی اس حقیقت پر گواہ ہے!

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝۳

3- (کہ دن ہو یا رات یعنی زندگی کا کوئی لمحہ بھی ہو، اے رسولؐ!) تمہارے رب نے نہ کبھی تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی کبھی تم سے تعلق کم کیا ہے۔

وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ۝۴

4- لیکن یہ حقیقت ہے (کہ اے رسولؐ تمہاری جدوجہد کے مراحل) ابتدائی طور پر (دشوار گزار اور ہمت طلب ہوں گے مگر) آخرکار یہ تمہارے لئے آسانی، خوشگواری و سرفرازی (کا موجب ثابت ہوں گے)۔

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ۝۵

5- اور بہت جلد تمہارا رب تمہیں اتنا کچھ عطا کر دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۝۶

6- (اس سلسلے میں، اے رسولؐ! تم ذرا اپنی زندگی پر غور کرو)۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم کو یتیم پایا تھا یعنی تم بے یار و مددگار اور تنہا رہ گئے تھے مگر (تمہارے لئے) حفاظت اور پناہ کا سامان پیدا کر دیا۔

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝۷

7- اور (کیا یہ بھی واقعہ نہیں ہے کہ تلاشِ حقیقت میں) تمہیں حیران و سرگرداں پایا (تو حقائق) کی صحیح راہ کی طرف تمہاری رہنمائی کر دی۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ۝٨

8-اور (کیا یہ بھی واقعہ نہیں ہے کہ) تمہیں ضرورت مند پایا اور پھر تمہیں اتنا کچھ دے دیا کہ تم کسی کے محتاج نہ رہے۔

فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩

9-لہذا (کیا تم نے دیکھا کہ تمہاری زندگی کن مراحل سے گزاری گئی تا کہ تم احساس کرنے والوں کو احساس دلاؤ کہ جو نازل کردہ نظامِ زندگی قائم کیا جائے تو اس میں اگر) کوئی یتیم یعنی بے یار و مددگار اور تنہا رہ جائے تو اسے کوئی دبا یا دھتکار نہ سکے۔

وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠

10-اور نہ ہی کوئی ضرورت مند (ایسا حقیر سمجھا جائے کہ دولت مندوں اور خوشحالوں) کی جھڑکیاں (اسے قابلِ نفرت مقام تک پہنچا دیں)۔

ع 1 11 18 وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

11-چنانچہ (نازل کردہ نظام کی ایسی خوبیوں کی) بات کا تم عام چرچا کرتے جاؤ (کہ اے نوعِ انسان)! اپنے نشو و نما دینے والے کی آسائشیں اور خوشگواریاں جو تمہیں میسر ہیں (وہ اس لئے نہیں ہیں کہ عام انسانیت اس سے محروم رہ جائے بلکہ ان کے دروازے ہر ضرورت مند کے لئے یکساں طور پر کھلے رہنے چاہییں، 41/10)۔